Advance Social Science Archive Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.3 No.1,January-March,2025.Page No.1565-1570
Print ISSN: 30062497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

WOMEN'S AUTONOMY AND GENDER EQUALITY

خواتین کی خود مختاری اور صنفی مساوات

Miss Kalsoom Akhtar	Lecture Islamic Studies The University of Faisalabad
	.Email: kalsoomakhtar205@gmail.com
Pro.Dr. Matloob Ahmad*	Dean Faculty Arts and Social Sciences The University of Faisalabad
	Corresponding Author Email: dean.is@tuf.edu.pk

ABSTRACT

Women's autonomy and gender equality are widely discussed topics in contemporary discourse. From an Islamic perspective, these concepts are deeply rooted in the teachings of the Qur'an and the Sunnah, which emphasize justice, dignity, and equal opportunities for all individuals, regardless of gender. Islam grants women rights concerning education, economic independence, and participation in public life, establishing a framework for personal autonomy and societal involvement. The historical contributions of Muslim women in fields such as scholarship, commerce, and politics illustrate the practical application of these teachings. However, cultural practices and patriarchal interpretations in certain societies have contributed to gender disparities that diverge from Islam's foundational principles. This paper explores the concept of women's autonomy in Islam, highlighting how Islamic jurisprudence and ethical values support gender equality while addressing common misconceptions. The study concludes that promoting gender equality in Muslim societies requires returning to Islam's authentic teachings and fostering an environment where women's rights are respected and upheld.

Key words: Quran: Hadith and the books of search of the Holy Prophet (PBUH)

اسلام نے خواتین کو وہ مقام و مرتبہ دیا ہے جو کسی اور مذہب یا معاشرے میں نہیں ملتا، قرآن و حدیث میں خواتین کی خود مختاری اور صنفی مساوات کے واضح احکامات موجود ہیں، جو انہیں معاشرے میں باعزت اور بااختیار مقام فراہم کرتے ہیں۔

قرآن کی روشنی میں:

انسانی وقار میں برابری قرآن کریم نے مرد وزن دونوں کو یکساں انسانی وقار عطا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ" (1)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تا کہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے"۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے واضح طور پر مرد وزن کے درمیان کسی تفریق کے بغیر انسانی وقار اور برتری کا معیار تقویٰ کو قرار دیا۔

مذہبی ذمہ داریوں میں برابری:

اسلام میں عبادات اور مذہبی فرائض کی ادائیگی میں مرد وزن دونوں یکساں ہیں۔ نماز، روزہ، زکوۃ، حج جیسے ارکان اسلام پر عمل کرنا دونوں کے لیے یکساں ضروری ہے۔

معاشی خود مختاری

اسلام نے خواتین کو معاشی طور پر خود مختار بنایا ہے۔ انہیں اپنی جائید اد رکھنے، خرید و فروخت کرنے، تجارت کرنے اور وراثت میں حصہ لینے کا مکمل حق دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّاتَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَنَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا"(2)

"مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا"

علم حاصل کرنے کا حق:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد وزن دونوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم" (3)

"علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام خواتین کو علم و تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے اور اسلام قوانین کے تحت رہے کر خواتین کو علمی میدان میں آگے بڑھنے کی بھی راہنمائی بھی فراہم کرہے تا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو معاشرے کا بہترین اور عظیم فرد بنا سکیں۔

معاشرتی سرگرمیوں میں شرکت:

اسلام خواتین کو معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے نہیں روکتا، بلکہ انہیں باوقار اور محفوظ ماحول فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابیات رضی اللہ عنہن معاشرتی امور میں بھرپور طریقے سے حصہ لیتی تھیں۔ اگر احادیث مبارکہ کا مطالعہ جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ خواتین جنگوں میں بھی شریک ہوتی تھی اور زخمیوں کی مرہم پٹ اور ان کا پانی پیلا کرتی تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارکہ تھا جب آپ کسی سفر پر روانہ ہوتے تو ازووج مطہرات رضی اللہ عنھن میں کوئی نہ کوئی کے سفر میں شریک ہوتیں تھیں۔

شادی اور طلاق کے حقوق:

اسلام نے خواتین کو شادی اور طلاق کے معاملات میں اہم حقوق دیے ہیں۔ خواتین کو اپنی مرضی سے شادی کرنے، مہر طے کرنے اور اگر ضرورت پڑے تو طلاق لینے کا حق حاصل ہے۔

عبادات میں مساوی ثواب

عبادات میں مساوی ثواب کا مفہوم یہ ہے کہ خواتین اور مردوں کے درمیان عبادات کے لحاظ سے ثواب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اللہ کی نظر میں دونوں کے عبادات کے عمل کی اہمیت برابر ہے اور دونوں کو یکساں طور پر ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اسلام میں اللہ تعالی نے ہر فرد کو عبادت کے مواقع دیے ہیں اور اس بات کا کوئی فرق نہیں رکھا کہ وہ مرد ہے یا عورت۔ قرآن وحدیث میں جہاں بھی عبادت، نیک عمل، یا کسی اچھے کام کی اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان اعمال کی قبولیت کا انحصار انسان کے نیک نیتی اور اخلاص پر ہے، نہ کہ اس کی جنس پر۔

اگر عباداۃت میں نماز کو ہی دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور خواتین دونوں کے لیے نماز فرض ہے اور دونوں کو نماز پڑھنے کا یکساں ثواب ملتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ "جو بھی نماز پڑھے گا، اسے اس کا پورا ثواب ملے گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت پر، رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا، اور اس کے علاوہ نفلی روزے رکھنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس میں بھی مرد اور عورت کے لیے مساوی ثواب ہے، قرآن کی تلاوت بھی مردوں اور عورتوں کے لیے مساوی طور پر انعام وثواب کا باعث بنتی ہے۔ اگر ایک عورت اپنے گھر میں قرآن پڑھ کر اللہ کی رضا کے لیے عمل کرتی ہے، تو اسے بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا کسی مرد کو ثواب ملتا ہے۔

صدقہ وخیرات میں مساوی ثواب

اسلام میں صدقہ اور خیرات دینے کی بڑی اہمیت ہے اور یہ عمل انسان کی روحانی صفائی کے لیے بہت ضروری ہے۔ اسلام میں صدقہ دینے والے کو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ دونوں کو مساوی طور پر اجر ملتا ہے، جیسا کہ آیات واحادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

"مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ" (4)

"کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تاکہ اللہ اسے بڑھا کر واپس کرے اور اس کے لیے عظیم انعام ہو۔"

یہ آیت صدقہ دینے والوں کو اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ اللہ ان کے صدقے اور خیرات کو بڑھا کر ان کو بہت بڑا انعام دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا:

"كلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ" (5)

"لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر روز، جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، صدقہ ہے۔" فرمایا: تم دو (آدمیوں (کے درمیان عدل کرو) یہ (صدقہ ہے۔ اور تمھارا کسی آدمی کی، اس کے جانور کے متعلق مدد کرنا کہ اسے اس پر سوار کرا دو یا اس کی خاطر سواری پر اس کا سامان اٹھا کر رکھو،) یہ بھی (صدقہ ہے۔" فرمایا: "اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم جس سے تم مسجد کی طرف چلتے ہو، صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو) یہ بھی (صدقہ ہے)۔"

یہ حدیث اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ صدقہ دینے کا عمل صرف مردوں کے لیے نہیں ہے، بلکہ عورتوں کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے، اور اس میں دونوں کے اجر میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا" (6)

"اللہ تعالیٰ ہر شخص کے اچھے عمل کا اجر ضائع نہیں کرتے"

کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو اس کے عمل کے مطابق انعام دیتا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اس کا مطلب ہے کہ صدقہ دینے کے عمل میں مرد و عورت کے لیے مساوی طور پر اجر اور ثواب ہے۔

یہ حدیث اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ عورتوں کے صدقے کا اجر اور ثواب بہت زیادہ ہے اور انہیں ان کے صدقے کے عمل کے بدلے دوگنا یا زیادہ انعام ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلمقَالَ قَالَ اللهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْکَ" (7)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : اے ابن آدم! تو (مخلوق خدا پر) خرچ کر (تو) میں تیرے اوپر خرچ کروں گا"

گواہی دینے میں عورت کی اہمیت:

اسلام میں گواہی دینے کا عمل بہت اہمیت رکھتا ہے اور یہ عدالتوں میں انصاف کے قیام کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث میں گواہی کے متعلق مختلف احکام موجود ہیں، جن میں عورتوں کی گواہی کی اہمیت بھی بیان کی گئی ہے۔ بعض حالات میں مردوں اور عورتوں کی گواہی کے بارے میں مخصوص احکام ہیں، جو ان کے کردار اور سماجی حیثیت کی بنا پر مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عورت کی گواہی کی اہمیت کم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

"وَأَسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ" (8)

"اور تم اپنے مردوں میں سے دو گواہوں کو گواہ بناؤ، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم پسند کرتے ہو، گواہ بناؤ تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا سکے"

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا:

"الیس شهادة المراة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلی" (9)

" کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے کے برابر نہیں ہے؟ "ہم نے عرض کیا کیوں نہیں"

دورِ رسالت میں خواتین کا جہاد میں شریک ہونا

دورِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلمیں خواتین کا جہاد میں شریک ہونے کے حوالے سے مختلف احادیث موجود ہیں۔ ان احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خواتین نے جہاد کے مختلف میدانوں میں، چاہے وہ جنگی عمل ہو، زخمیوں کی دیکھ بھال ہو، یا اپنے مردوں کی حوصلہ افزائی ہو، حصہ لیا۔ ایک مشہور حدیث جس میں خواتین کی جہاد میں شرکت کا ذکر ہے، وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے:

"ولقد رايت عائشة بنت ابي بكر وام سليم وإنهما لمشمرتان ارى خدم سوقهما تنقزان القرب وقال غيره تنقلان القرب على متونهما ثم تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملآنها ثم تجيئان فتفرغانها في افواه القوم" (10)

"میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ (کو دیکھا کہ یہ اپنے ازار سمیٹے ہوئے تھیں اور) تیز چلنے کی وجہ سے (پانی کے مشکیزے چھلکاتی ہوئی لیے جا رہی تھیں اور ابومعمر کے علاوہ جعفر بن مہران نے بیان کیا کہ مشکیزے کو اپنی پشت پر ادھر سے ادھر جلدی جلدی لیے پھرتی تھیں اور قوم کو اس میں سے پانی پلاتی تھیں، پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بھر کر لے جاتی تھیں اور قوم کو پانی پلاتی تھیں، میں ان کے پاؤں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا"۔

حضرت نسیبہ بنت کعب (رضی اللہ عنہا) نے جنگِ اُحد میں شرکت کی اور نہ صرف زخمیوں کی دیکھ بھال کی بلکہ جنگ میں بھی دشمن کے خلاف بہادری سے لڑیں۔ اس بارے میں حدیث ہے:

"يغزو بام سليم ونسوة معها من الانصار يسقين الماء ويداوين الجرحى" (11)

"ام سلیم اور ان کے ہمراہ رہنے والی انصار کی چند عورتوں کے ساتھ جہاد میں نکلتے تھے وہ پانی پلاتی اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں"

ان احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواتین نے جہاد میں مختلف طریقوں سے شرکت کی اور اپنی خدمات پیش کیں۔ اس میں کچھ خواتین نے جنگ کے دوران زخمیوں کی دیکھ بھال کی، جب کہ کچھ نے خود بھی میدانِ جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاد کی مختلف شکلوں میں عورتوں کا کردار نہایت اہم تھا اور انہیں اس میں مکمل طور پر حصہ لینے کی آزادی اور موقع دیا گیا تھا۔

عصر حاضر میں خواتین کی شعبہ جات میں ضرورت شعبہ طب تعلیم وکالت سیاست عسکری خدمات

عصر حاضر میں خواتین کی مختلف شعبوں میں ضرورت بڑھتی جا رہی ہے، خاص طور پر شعبہ طب، تعلیم، وکالت، سیاست اور عسکری خدمات میں۔ خواتین نے طب کے شعبے میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے، جہاں وہ نہ صرف ڈاکٹرز بلکہ نرسز، دائیوں اور طبی ماہرین کے طور پر اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان کا حساسیت اور شفقت پر مبنی رویہ مریضوں کی بہتر دیکھ بھال میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں بھی خواتین کی ضرورت بڑھ گئی ہے، جہاں وہ اساتذہ، محققین اور تعلیمی رہنما بن کر نئی نسل کی تربیت کر رہی ہیں۔ خواتین کا کردار تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور معاشرتی تبدیلی لانے میں اہم ہے۔ وکالت کے شعبے میں بھی خواتین کی شرکت بڑھ رہی ہے، جہاں وہ عدالتوں میں وکیل اور ججز کے طور پر انصاف کی فراہمی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان کا کام قانون کے مطابق خواتین کے حقوق کا تحفظ اور انصاف کی فراہمی ہے۔ سیاست میں خواتین نے عالمی سطح پر سیاسی عہدوں پر فائز ہو کر اپنے معاشرتی مسائل کو اجاگر کیا ہے اور پالیسی سازی میں حصہ لیا ہے۔ خواتین کی سیاست میں شمولیت سے معاشرتی انصاف اور خواتین کے حقوق کا تحفظ ممکن

ہوتا ہے۔ عسکری خدمات میں بھی خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت نے فوج، پولیس اور سیکیورٹی اداروں میں ایک نیا انقلاب برپا کیا ہے، جہاں وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر دفاعی اور سیکیورٹی اداروں میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان تمام شعبوں میں خواتین کی شمولیت نہ صرف ان کی معاشی خودمختاری کو بڑھاتی ہے بلکہ معاشرتی مساوات اور ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔

صنفی مساوات کا مفہوم:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اسلام میں صنفی مساوات کا مطلب مرد و زن کی یکسانیت نہیں ہے۔ اسلام نے دونوں کو ان کی فطری اور جسمانی ساخت کے مطابق الگ الگ ذمہ داریاں اور حقوق دیے ہیں۔ مرد و زن ایک دوسرے کے مکمل ہیں، اور دونوں کا کردار معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لیے یکساں اہم ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام خواتین کو خودمختار، بااختیار اور معاشرے میں باعزت مقام فراہم کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی خواتین کو ان کے حقیقی حقوق مل سکتے ہیں اور ایک صحت مند اور متوازن معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

1. الحجرات:13:49
2. النساء:17:4
3. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ،باب فضل العلماء الحث علی طلبہ علم،رقم الحدیث:224
4. سورۃ الحدید،57:11
5. قشری، محمد بن حجاج، صحیح مسلم،باب بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ،رقم الحدیث:2335
6. الکہف:31:18
7. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري،كتاب النفقات ،باب فضل النفقة على الاهل،رقم الحدیث:5352
8. البقرۃ: 282:2
9. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري،كِتَاب الشَّهَادَاتِ،بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ،رقم الحدیث:2658
10. ایضاً،رقم الحدیث:2880
11. ترمذی، محمد بن عیسی، جامع ترمذی،باب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ،رقم الحدیث:1575